8619/57

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) میرا بیٹا ایک اسکول میں پڑھ رہا ہے جس میں 'ٹائی' اور پینٹ شرٹ کا پہننا ضروری ہے' میں نے اپنے بیٹے سے اس پابندی کو ختم کرنے کیلئے اسکول میں درخواست دی تو انھوں نے کہا کہ اگر ٹائی' اور پینٹ شرٹ اتنا سنگین گناہ ہے تو آپ ہمیں کوئی ثبوت' دلیل دیں' تاہم اپنے ادارے کا یونیفارم تبدیل کردیں گے ازراہ کرم ٹائی' اور پینٹ شرٹ مجبوراً استعمال کرنا درست ہے یا نہیں نیز بغیر عذر ٹائی' اور پینٹ شرٹ استعمال کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے

اور اس بارے میں بھی رہنمائی فرمائیں کہ قمیص کے کالر شیروانی

(۲) کالر کے بجائے نوک والے (نوکیلے) کالر بنوانا شرعاً جائز ہے یا نہیں

برائے مہربانی مدلل جواب بمع حوالہ جات کے عنایت فرماکر مشکور و ممنون فرمائیں

امید ہے کہ آپکے دلائل سے ایک ادارے کا یونیفارم غیر شرعی سے شرعی لباس کے مطابق بن جائیگا

المستفتی

سہیل خان یوسفزئی

36941166

دار الافتاء
نمبر ۸۵۸۳۳۲
مورخہ ۳۲/۲/۲۹

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)...... پینٹ شرٹ اور ٹائی صلحاء کا لباس نہیں ہے کافروں کا چلایا ہوا لباس ہے، اس کے پہننے سے انگریزوں کے ساتھ مشابہت ہو جاتی ہے، ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

”جو کسی قوم کے ساتھ تشبہ کرے گا وہ ان میں سے ہوگا“

علماء کرام نے اس کا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ: ”جس شخص نے اپنے آپ کو لباس و پوشاک وغیرہ میں قصداً کافروں فاسقوں اور فاجروں کے مشابہ بنایا گناہ ہونے میں یہ بھی ان کے ساتھ شامل ہے اور اگر علماء صلحاء اور نیک لوگوں کے اپنے آپ کو مشابہ بنایا تو خیر و نیکی میں ان کے ساتھ شامل ہوگا“۔

اس لئے پینٹ شرٹ اور ٹائی پہننا پسندیدہ نہیں ہے، اور اگر پینٹ شرٹ ایسا چست ہو کہ جس سے جسم کے پوشیدہ رکھے جانے والے اعضاء مثلاً کولہے اور ران وغیرہ ظاہر ہوں تو وہ پہننا جائز ہی نہیں ہے لہذا اسکول کے ذمہ دار افراد کو چاہئے کہ اس ناپسندیدہ لباس کو طلبہ کے لئے اپنانے سے اجتناب کریں اور طلبہ کو اس کے پہننے پر مجبور نہ کریں۔

(۲)...... نوک والے کالر پہننا جائز ہے لیکن عام طور پر علماء اور صلحاء نہیں پہنتے۔

فی المرقاة (ج۸ص۲۵۵)

(قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تشبه بقوم) أ ی من شبه نفسه بالکفار مثلا فی اللباس وغیره او بالفساق او الفجار اوباهل التصوف والصلحاء الابرار

(فهو منهم) أی فی الاثم والخیر۔.......... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹-۲-۱۴۳۲ھ

۳-۲-۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۲۹/۲/۱۴۳۲ھ

صحيح البخاري باب من لبس جبة ضيقة الكمين في السفر

صحيح مسلم – باب المسح على الخفين (اللفظ لمسلم)

عن المغيرة بن شعبة قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقال يا مغيرة خذ الإداوة فأخذتها ثم خرجت معه فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توارى عني فقضى حاجته ثم جاء وعليه جبة شامية ضيقة الكمين . الحديث .

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے مغیرہ پانی کا برتن لے لو، لہٰذا میں نے لے لیا، پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلا پس آپ ﷺ اتنا (دور تک) چلے کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے، پس آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی، پھر آپ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ نے ایک تنگ آستینوں والا شامی جبہ زیبِ تن فرمایا ہوا تھا۔